

# غوث پاک کی عبادت و ریاضت

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع  
میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

[www.sirat-e-mustaqeem.com](http://www.sirat-e-mustaqeem.com)



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط  
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

## قبولیتِ دُعا کا پروانہ

حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سیدُ الْمُبَلِّغِیْنَ، رَحْمَۃُ اللّٰعَلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر ان کلمات سے دُعا مانگی: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِّیْ وَاَرْحَمْنِیْ، یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔" رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عَجِلْتَ اَیْہَا الْمُبْصِلُ اے نمازی تو نے جلدی کی۔ اِذَا صَلَّیْتَ فَتَعَدَّتْ فَاحْصِدِ اللّٰہُ بِمَا هُوَ اَهْلُہٗ، وَصَلِّ عَلٰی ثَمَّ اَدْعُہٗ، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کر جو اس کے لائق ہے اور مجھ پر دُرود پاک پڑھ، پھر اسکے بعد دُعا مانگ۔"

راوی کا بیان ہے کہ اسکے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر (فارغ ہو کر) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرود پاک پڑھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَیْہَا الْمُبْصِلُ اَدْعُ تَتَجَبَّ، اے نمازی! تو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔" (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات۔۔۔۔۔ الخ، ۵/۲۹۰، حدیث: ۳۴۸۷)

بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قبولیت کا طالب ہے تو اس پر لازم و ضروری ہے کہ دُعا کے اوّل و آخر نبی کریم، رَعُوْفٌ رَّحِیْمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرود پاک پڑھا کرے۔

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے

ترے محبوب پر ہر دم دُرودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”یَیُّہُ النَّوْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَانِ کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِی ج ۲ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سنُّوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی

خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا

❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،

ذُکْرُو اللہ، تَوْبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند

آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرَادِی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا

❖ دیکھ کر بیان کروں گا ❖ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ  
وَالنُّعْظَةِ الْحَسَنَةِ (تَرْجِمَتُ كَنْزِ الْاِيهَان: اپنے رَب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت  
سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوا عَنِّي  
وَلَوْ آيَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں  
گا ❖ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❖ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشْکِلُ الْاَفْظِ  
بولتے وقت دل کے اِغْلَاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عَلَمِیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے  
بچوں گا ❖ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَعْبَتِ دِلَاوَل  
گا ❖ تہقُّہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❖ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتّٰی الْاِمْکَانَ نگاہیں  
پنچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ”حضور غوثِ اعظم جیلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ  
اللہِ الْغَنِی کی عبادت و ریاضت“ کے حوالے سے مَدَنی پھول پیش کرنے کی سَعَادَت حاصل کروں گا۔ سب  
سے پہلے میں حضرت سَیِّدُنَا شَیْخُ مُحَمَّدٍ الدِّیْن عبد القادر جیلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی عبادت پر استقامت کا  
ایک واقعہ، آپ کے گوش گزار کروں گا، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نام، القاب، والدین  
اور آپ کے حلیے کے بارے میں مختصر اَعْرَض کرنے کے بعد عراق کے بیابانوں میں آپ کے پندرہ سالہ  
مجاہدے اور ریاضت کا احوال بھی بیان کروں گا۔ اس کے بعد رات کو کثرت سے عبادت اور شیطین  
سے مقابلے کا احوال بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ بُزُرْ گانِ دِیْن رَحْمَتُہُمُ اللہُ الْغَنِی

کو عبادت میں اتنا خشوع و خضوع کیسے حاصل ہوتا تھا، اس کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا خوفِ خدا اور آخر میں سلام سے مُتَعَلِّقِ مدنی پھول بھی پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

**بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے "سانپ نما جن" سے سانپ نما جن کی ایک خوفناک حکایت سنئے اور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی استقامت پر عقیدت سے سر دھنئے چنانچہ حضور شہنشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں، ایک بار میں جامع منصور میں مصروفِ نماز تھا کہ سانپ آگیا اور اُس نے میرے سجدے کی جگہ پر سر رکھ کر منہ کھول دیا۔ میں نے اُسے ہٹا کر سجدہ کیا مگر وہ میری گردن سے لپٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گھس کر دوسری آستین سے نکلا، نماز مکمل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے روز جب میں پھر اُسی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگا لیا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جن ہے۔ وہ جن مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو تنگ کرنے والا وہی سانپ ہوں۔ میں نے سانپ کے روپ میں بہت سارے اولیاءِ اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کو آزمایا ہے مگر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جیسا کسی کو بھی ثابت قدم نہیں پایا۔ پھر وہ جن آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے دستِ حق پرست پر تائب ہو گیا۔ (بہجۃ الأسرار، ص ۱۶۹)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافر مسلمان

بنے سنگدل موم ساں غوثِ اعظم

(قبائِلہ بخشش)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! واقعی خُشوع و خُضوع ہو تو ایسا ہو کہ نماز میں خواہ سانپ ہی لپٹ جائے مگر اللہ عزَّوَجَلَّ کی جانب سے توجُّہ نہ ہو۔ آہ! ایک ہماری نماز ہے کہ اگر ہم پر کبھی بھی بیٹھ جائے تو پریشان ہو جائیں، معمولی خارش بھی ہم سے برداشت نہ ہو سکے۔ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنّات بھی ہمارے غوثِ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے مُرید بن جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئیے حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی کے چند گوشوں کے بارے میں سماعت کرتے ہیں۔

غوثِ اعظم کے القاب اور آپ کے والدین کے نام

حضرت سَیِّدُنا غوثُ الاعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنٰی کی ولادت باسعادت یکم رمضان ۶۰۴ھ جمعۃ المبارک کو جیلان میں ہوئی۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کنیت ابو محمد ہے اور مُحَمَّدُ الدِّیْن، محبوبِ سبحانی، غوثِ اعظم، غوثِ ثَقَلِیْن وغیرہ آپ کے القابات ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے والدِ بزرگوار کا نام حضرت سَیِّدُنا ابوصالح مُوسٰی جنگی دوست اور والدہ محترمہ کا نام اُمُّ الخیر فاطمہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے، آپ والد کی طرف سے حَسَنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد ہیں۔

تُو حُسینی حَسَنی کیوں نہ مُحَمَّدُ الدِّیْن ہو

اے خضر مَجْبَعِ بَحْرَیْن ہے چشمہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص ۱۹)

## حلیہ مبارک:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "غوثِ پاک کے حالات" میں ہے:

آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ مقدسی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام شیخ الاسلام مُحی الدین سید عبدالقادر جیلانی، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ضعیفُ البدن، میانہ قد، فراخ سینہ، چوڑی داڑھی اور دراز گردن، رنگ گندمی، ملے ہوئے ابرو، سیاہ آنکھیں، بلند آواز، اور وافر علم و فضل تھے۔ (ہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ و صفتہ

ص ۱۷۴)

مری قسمت کا چکادو ستارہ یا شبہ بغداد	دکھادو اپنا چہرہ پیارا پیارا شبہ بغداد
کرم میراں میرے اُجڑے گلستاں میں بہار آئے	خزاں کا رخ پھر ادو اب خدا را یا شبہ بغداد

(وسائلِ بخشش ص ۵۴۲، ۵۴۳)

## چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی:

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابو الفتح ہروی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”میں نے حضرت شیخ مُحی الدین سید عبدالقادر جیلانی، قطبِ ربانی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چالیس سال تک خدمت کی، اس مدت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔ (ہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص ۱۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے غوثِ پاک کا معمول تھا کہ آپ جب بھی وضو فرماتے تو دو رکعت نفل پڑھ لیتے، حدیثِ پاک میں وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کی فضیلت

آئی ہے آپ بھی سماعت فرمالیجئے۔ چنانچہ

ایک بار حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ”اے بلال! کیا سبب ہے کہ میں جنت میں تشریف لے گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا۔“ عرض کی:

یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں جب وضو کرتا ہوں، دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا: یہ ہی سبب ہے! (صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطہور... الخ، الحدیث ۱۱۴۹، ج ۱، ص ۳۹۰، ملخصاً)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ”تَحِیَّۃُ الْوُضُو“ ادا کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 20 میں اس فضیلت کو پانے کے لیے ارشاد فرماتے ہیں ”کیا آج آپ نے کم از کم ایک ایک بار تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد ادا فرمائی؟“

آپ بھی نیت کر لیجئے کہ جب بھی وضو کریں اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز ”تَحِیَّۃُ الْوُضُو“ ادا کر لیں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اجر و ثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی	نہ وظائف ہیں نہ اذکار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شفاعت کرنا	آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش ص ۵۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پندرہ سال تک ہر رات میں ختم قرآن مجید:

بہر حال حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضور غوثُ الثَّقَلَیْن رَحْمَۃُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ پندرہ سال تک رات بھر



میں ایک قرآن پاک ختم کرتے رہے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص ۱۱۸)

اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ رُوْزَانِہٖ اَیْکَ ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔“

(تفریح الخاطر، ص ۳۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ ہم تو جب بھی

عبادت کرنے لگتے ہیں تو کچھ ہی دیر میں تھک جاتے ہیں نیز ہمارا دل بھی پوری طرح عبادت میں نہیں لگتا

اور خُشوع و خُضوع حاصل نہیں ہوتا، لیکن یہ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْبَرِّینِ اتنی زیادہ عبادت کیسے کیا کرتے

تھے اور ان کے دلوں میں عبادت کا اتنا ذوق و شوق کیسے پیدا ہو جاتا تھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نیک

بندوں کے دل محبتِ الہی اور تقویٰ سے آباد ہوتے ہیں، یہ اپنے دلوں سے دنیا کی محبت نکال دیتے ہیں،

ان کی روحیں ذکرِ الہی کے بغیر بے چین و بے قرار رہتی ہیں، اس لئے وہ ہر لمحہ یادِ الہی میں مگن رہتے ہیں

اور بندے کو یہ مقام عبادت و ریاضت میں سخت محنت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ

اللہُ الْبَرِّینِ کی سیرت کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ خدا عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرنے اور دنیا کی محبت کو

دل سے نکلنے کے لئے بہت سختیاں جھیلتے اور ریاضتیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ،

**سردرات میں چالیس بار غسل**

"بہجۃ الاسرار شریف میں ہے، سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں، میں "

گرخ" کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں، درخت کے پتوں اور بوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا۔ مجھے پہننے کے

لیے ہر سال ایک شخص صُوف (یعنی اُون) کا ایک جُبہ لاکر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا۔ میں نے دنیا کی

مَحَبَّت سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہزار جتن کیے، میں گنماں رہا، میری خاموشی کے سبب لوگ

مجھے گونگا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے، میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا، خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بے جھجک داخل ہو جاتا۔ دُنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اُس کی طرف اِنْتِقَات (یعنی توجُّہ) نہ کرتا۔ میرا نفس کبھی میرے آگے عاجزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہوگی وہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس پر فتح نصیب کرتا۔ میں مُدَّتوں "مدائن" کے بیابانوں میں رہا اور اپنے نفس کو مُجَاهَدَات میں لگاتا رہا۔ ایک سال تک گری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صرف پانی پر گزارہ کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غذا نہ کھاتا پھر ایک سال بغیر کچھ کھائے پئے فاقے سے گزارتا۔ مجھ پر سخت آزمائشیں آتیں۔ ایک بار سخت سردی کی رات میریوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غسل فرض ہو جاتا۔ میں فوراً نہر پر آتا اور غسل کرتا اس طرح اس ایک رات میں چالیس بار میں نے غسل کیا۔ (بَهْجَةُ الْأَسْمَادِ وَمَعْدِنُ الْأَنْوَارِ، ص ۶۵ ملخصاً)

## مُصِیْبَتِ دُور ہونے کا عمل

حضرت علامہ امام شعرانی قُدِسَ سَہْہُ التَّوَدَانِ "طبقاتِ کبریٰ" میں حُضُورِ غوثِ الاَعْظَمِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَكْرَمِ کا یہ ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں، اَبَدِئاً مجھ پر بہت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں تو میں عاجز آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زبان پر قرآنِ پاک کی یہ دو آیات مُبَارَکہ جاری ہو گئیں:-  
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ (پ ۳۰، الم نشرح: ۶، ۵) ترجمہ کنز الایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان آیات کی برگت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔ (الطبقات)

(الکبریٰ، ج ۱، ص ۱۷۸، ملخصاً، دار الفکر بیروت)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا  
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

ہم بھی کوشش کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے غوثِ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرام نے اپنے ربِّ معظَّم عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پانے اور اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش فرمانے، نفس و شیطان پر غالب آنے، دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چھڑانے، گناہوں کے امراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا عَزَّوَجَلَّ کو راہِ راست پر لانے، مُسلِّح کا شَرَف پانے، نیکی کی دعوت کی دنیا میں دُھوم مچانے اور بے شمار گُناہ کو دامنِ اسلام میں داخل فرمانے کے لیے سالہا سال تک جدِّو جُہد فرمائی۔ خیر ہم حُضوَرِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرح مُجاہدات تو کرنے سے رہے مگر ہمت ہارے بغیر تھوڑی بہت کوشش تو جاری رکھیں۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے  
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جو یا تیرا

(ذوقِ نعت)

ادائیگی قرض

حضرت شیخِ مُحمَّد الدین سَیِّد عبدُ القادر جیلانی، قُطبِ رَبَّانِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں ایک دن جنگل میں بیٹھا ہوا فقہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ حصولِ علمِ فقہ اور دیگر علوم کی طلب کے لیے کچھ رقم لے کر کام چلاؤ۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ”بتنگی کی حالت میں کس طرح قرض لے سکتا ہوں جبکہ میرے پاس ادائیگی کی کوئی صورت نہیں؟“ تو آواز آئی: ”تم

قرضہ لو، ادائیگی ہمارے ذمہ ہے۔“ یہ سن کر میں نے کھانا فروخت کرنے والے سے جا کر کہا کہ میں تم سے اس شرط پر معاملہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب مجھے خداوند تعالیٰ سہولت عطا فرمادے تو میں تمہاری رقم ادا کر دوں گا یہ سن کر اس نے رو کر کہا کہ میرے آقا! میں ہر وہ شے پیش کرنے کو تیار ہوں جو آپ طلب فرمائیں، چنانچہ میں اس سے ایک مدت تک ایک ڈیڑھ روٹی اور کچھ سالن لیتا رہا لیکن مجھے یہ شدید پریشانی ہر وقت لاحق رہتی کہ جب میرے اندر استطاعت ہی نہیں تو میں یہ رقم کہاں سے ادا کروں گا۔ اس پریشانی کے عالم میں مجھے ہاتھ غیبی سے آواز آئی کہ فلاں مقام پر چلے جاؤ وہاں جو کچھ ریت میں پڑا ہوا مل جائے اس کو لے کر کھانے والے کا قرض ادا کر دو اور اپنی ضروریات کی بھی تکمیل کرتے رہو، چنانچہ جب میں بتائے ہوئے مقام پر پہنچا تو وہاں مجھے ریت پر پڑا ہوا سونے کا ایک بہت بڑا ٹکڑا ملا جس کو میں نے لے کر ہوٹل والے کا سارا حساب پورا کر دیا۔ (سیرت غوثِ اعظم ص ۴۴)

## مصائب ترقی درجات کا ذریعہ ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْمَرِ پر کس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں، لیکن آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ صبر سے کام لیتے ہوئے انتقامت کے ساتھ عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو غیب سے رزق عطا فرمایا۔ یاد رہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مصیبتیں نازل فرما کر ان کی آزمائش فرماتا ہے، اگر وہ ان پر صبر کرتے ہیں تو یہ مصیبتیں ان کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے۔“ (1)

حضرت سیدنا صہیب رومی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اسکے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔“ (2)

محبوبِ رَبِّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مرتبہ مقرر ہو اور وہ اس مرتبے تک کسی عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جسم، مال یا اولاد کی آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے پھر اُسے ان تکالیف پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنے مقرر درجے تک پہنچ جاتا ہے۔ (3)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَبُّ الْاَنَامِ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزار ہا حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جو ہماری عقل میں نہیں آتیں، کبھی کبھار تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبتیں نازل فرما کر اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے اور جب وہ صبر کرتے ہیں تو اُن کے گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند فرماتا ہے اور بعض اوقات ان مصائب و آلام کے پیچھے ہماری بد اعمالیاں بھی کار فرما ہوتی ہیں۔ چنانچہ

**مصیبتوں کا سبب ہمارے کرثوت ہیں**

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ نے فرمایا: میں تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

1... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارة المرض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۴۵

2... مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب المومن امرہ کلہ خیر، ص ۱۵۹۸، حدیث: ۲۹۹۹

3... ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض الکفرة... الخ، ۳/۲۴۶، حدیث: ۳۰۹۰

کتاب میں سب سے افضل آیت کی خبر دیتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بتائی ہے:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَمِمَّا تَرَجَعُ كُنْزُ الْإِيْمَانِ: اور تمہیں جو مصیبت  
کَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ  
كَثِيرٍ ۝ (پ ۲۵، الشوری: ۳۰)  
نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔

(حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا) اے علی! میں اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں، تمہیں دنیا میں جو بیماری، سزایا کوئی بلا پہنچتی ہے وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بہت زیادہ کریم ہے کہ آخرت میں دوبارہ سزا دے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب دنیا میں تم سے گناہ معاف فرما دیئے تو وہ اس سے بہت زیادہ حلیم ہے کہ معاف کرنے کے بعد سزا دے۔ (4)

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کر توت  
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

## آخرت کی مصیبت برداشت نہ ہو سکے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم پر کبھی کوئی مصیبت آجائے تو بے صبری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے ہم میں سے ہر ایک کو یہ ذہن بنانا چاہئے کہ شاید میری برائیوں کی سزا آخرت کے بجائے دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ صبر آسان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مقابلے میں دنیا کی سزا انتہائی آسان ہے، دنیا کی مصیبت آدمی برداشت کر ہی لیتا ہے مگر آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ناممکن ہے۔

لہذا جب بھی کوئی آفت آپڑے خواہ طویل عرصے تک بے روزگاری یا بیماری دور نہ ہو یا مسائل حل نہ ہوں تو ہمت نہ ہاریئے اور ہر موقع پر صبر، صبر اور صبر سے کام لیجئے۔

پیارے مبلغ معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے  
دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانا چھوڑ دیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک عبادت و ریاضت کی اتنی اہمیت تھی کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کھانا بھی اسی نیت سے تناول فرماتے تاکہ اس کے ذریعے عبادت پر قوت حاصل ہو سکے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ سلمی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی، قُطُبِ رَبَّانِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی نے مجھے اپنا ایک واقعہ اس طرح سنایا کہ جس وقت میں شہر کے ایک محلہ ”قطبیہ شرقی“ میں مقیم تھا تو میرے اوپر چند یوم ایسے گزرے کہ نہ تو میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی اور نہ کچھ خریدنے کی استطاعت، اسی حالت میں ایک شخص اچانک میرے ہاتھ میں کاغذ کی بندھی ہوئی پڑیا دے کر چل دیا اور میں اس کے اندر بندھی ہوئی رقم سے حلو پر اٹھا خرید کر مسجد میں پہنچ گیا اور قبلہ رُو ہو کر اس فکر میں غرق ہو گیا کہ اس کو کھاؤں یا نہ کھاؤں۔ اسی حالت میں مسجد کی دیوار میں رکھے ہوئے کاغذ پر میری نظر پڑی تو میں نے اٹھ کر اس کو پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ ”ہم نے کمزور مؤمنین کے لیے رزق کی خواہش پیدا کی تاکہ وہ بندگی کے لیے اس کے ذریعہ قوت حاصل کر سکیں“ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اس تحریر کو دیکھ کر میں نے اپنا رومال اٹھایا اور کھانا وہیں چھوڑ کر دو رکعت نماز ادا کر کے مسجد سے نکل آیا۔ (سیرت غوثِ اعظم

اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس وقت تک کھانا تناول نہ فرماتے جب تک یہ حالت نہ ہو جاتی کہ اب کھائے بغیر نڈھال ہو جائیں گے اور عبادت کی قوت باقی نہ رہے گی اسی لئے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دو رکعت نماز پڑھی کہ ابھی تو عبادت کی قوت باقی ہے اور وہ کھانا وہیں چھوڑ دیا۔ پتہ چلا کہ کھانا کھانے کا مقصد اور نیت یہ ہونی چاہئے کہ اس کے ذریعے عبادتِ الہی پر قوت حاصل ہو سکے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی میں سے بعض کئی روز تک نہیں کھاتے تھے، چنانچہ حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھ دن تک کچھ تناول نہ فرماتے، حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات دن تک نہ کھاتے، حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد رشید حضرت ابوالجوزاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات دن بھوکے رہتے، حضرت سیدنا ابراہیم بن اذہم اور حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمہما اللہ تعالیٰ ہر تین دن کے بعد کھانا تناول فرماتے۔ یہ تمام حضرات بھوک کے ذریعے آخرت کے راستے پر چلنے میں مدد حاصل کرتے تھے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۹۸)

جبکہ اس کے برعکس آج ہمارا حال یہ ہے کہ فقط نفس کی لذت کی خاطر کھاتے ہیں اور وقت بے وقت ہر قسم کی چیزیں پیٹ میں انڈیلتے رہتے ہیں۔ اے کاش! ہمارا بھی بھوک سے کم کھانے کا ذہن بن جائے اور ہم فقط اتنا کھائیں جس سے عبادتِ الہی پر قوت حاصل ہو سکے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کی عبادت کا حال

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کو عبادتِ الہی سے اس قدر شغف تھا کہ مجاہدات و ریاضات کے بعد جب آپ نے احیائے دین کی جدوجہد کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی عبادت کے ذوق و شوق میں بالکل فرق نہ آیا۔ آپ ہمیشہ با وضو رہتے، جب حَدَثِ لاحق ہوتا (یعنی بے وضو ہوتے) تو اسی وقت تازہ وضو فرماتے اور دو رکعت ”تَحِیَّۃُ الْوُضُو“ پڑھتے۔ شب بیداری کی یہ کیفیت تھی کہ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے۔ پندرہ برس تک یہ حال رہا کہ عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو جاتے اور قرآن شریف پڑھتے پڑھتے صبح کر دیتے تھے۔ اکثر ایک تہائی رات میں دو رکعت نفل ادا کرتے ہر رکعت میں سُورَةُ الرَّحْمٰنِ یَا سُوْرَةُ الْمُرْمِلِ کی تلاوت کرتے، اگر ”سُوْرَةُ الْاٰخِلَاصِ“ پڑھتے تو اُس کی تعداد سو بار سے کم نہ ہوتی، اگر بقاضائے بشریت سونا ضروری ہوتا تو اول شب میں تھوڑا سا سو جاتے پھر جلد ہی اٹھ کر عبادتِ الہی میں مشغول ہو جاتے، غرض آپ کی راتیں مراقبہ، مشاہدہ اور یادِ الہی میں گزرتی تھیں، نیند آپ سے کوسوں دور رہتی تھی۔ خود فرماتے ہیں کہ مجھے دردِ عشق نیند سے مانع ہے، رات کے وقت کبھی دولتِ کدہ سے باہر تشریف نہ لاتے، خواہ خلیفہ ہی ملاقات کے لیے کیوں نہ حاضر ہوتا۔ روزے نہایت کثرت سے رکھتے تھے بعض اوقات درختوں کے پتوں، جنگلی بوٹیوں اور گری پڑی مباح چیزوں سے روزہ افطار فرماتے۔ غرض قَائِمِ اللَّیْلِ اور صَائِمِ النَّهَارِ (یعنی رات کو بیدار رہنا اور دن کو روزے رکھنا) آپ کی عادت بن چکی تھی۔

واقعی محبتِ الہی جس کی رگ رگ میں سما چکی ہو اور اس کے دل میں محبت کا سمندر جوش مار رہا ہو اسے بھلا نیند کیسے آسکتی ہے۔ جب غافل دنیا نیند کے مزے لے رہی ہوتی ہے اُس وقت خدا سے محبت رکھنے والے قیام، رکوع اور سجود کے ذریعے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرتے اور اس کا قرب حاصل

کرتے ہیں۔

ایسے ہی نیک لوگوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: **تَتَجَالَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا (تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْاَيَانَ: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے۔ پارہ 21، السجدہ: 16)**

ایسا ہی حال حضور غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کا تھا کہ آپ اپنی راتیں عبادتِ الہی میں گزارا کرتے تھے۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہروی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کا بیان ہے کہ میں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کی خدمت میں چند راتیں سویا، آپ کا یہ حال تھا کہ ایک تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذکر کرتے پھر کچھ اوراد کرتے رہتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا، کبھی فریبہ، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے پھر تھوڑی دیر بعد آ جاتے اور قرآن کریم پڑھتے یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رگڑتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ و مشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے خلوت کدے سے باہر نکلتے۔ (بیحۃ الاسرار ص ۲۵۰، سیرت غوثِ اعظم ص ۱۴۱-۱۴۲، ملخصاً)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حُضُورِ سَیِّدُنَا غُوثِ اعظم عَلَیْہِہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکْبَرِ ساری ساری راتِ اِخْلَاص و استقامت کے ساتھ عبادت و ریاضت کرتے اور دن میں روزہ رکھتے تھے۔ اے کاش! ہمیں بھی بزرگانِ دین کے صدقے استقامت کے ساتھ عبادت کی سعادت نصیب ہو جائے۔ عموماً ہم لوگ کچھ عرصہ تک عبادت و ریاضت، قرآن پاک کی تلاوت، ذکر و درود کی کثرت کے ساتھ ساتھ**

دیگر نیک اعمال کرتے رہتے ہیں مگر پھر شیطان کے مکر و فریب میں مبتلا ہو کر نیکیوں سے دور اور گناہوں بھری زندگی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم عبادت پر استقامت چاہتے ہیں تو ہر وقت ہمیں اپنے مقصدِ حیات کو پیش نظر رکھنا ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں مقررہ وقت کیلئے خاص مقصد کے تحت اس دنیا میں بھیجا ہے اس کے بعد ہمیں مرنا بھی پڑے گا چنانچہ پارہ 18 سورۃ المؤمنون آیت

نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے: **أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ** ﴿۱۱۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیت مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں: (کیا تمہیں) آخرت میں جزا کیلئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کیلئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو اپنی عبادت و معرفت کے لیے پیدا**

فرمایا ہے مگر افسوس! ہم نے اپنے مقصدِ حیات کو بھلا کر دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے اور اس کی محبت میں ایسے گم ہوئے کہ حقوق اللہ کی بجا آوری کا ذرا احساس نہ رہا، یاد رکھیے! دنیا آخرت کی کھیتی ہے اس میں جو بوئیں گے آخرت میں بطور جزا وہی کاٹیں گے۔ اگر نیک اعمال کے ذریعے اس کھیتی کو سیراب کریں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں جنت کی اعلیٰ نعمتوں کے حصہ دار بنیں گے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے ہوئے گناہوں بھری زندگی بسر کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صورت میں عذابِ نار کے حقدار ہوں گے۔ لہذا ہمیں بقدر حاجت اور اپنے بال بچوں کی ضرورت کے مطابق ہی مال کمانا چاہیے اور خود کو دنیا میں ایک مسافر تصور کرنا چاہیے کہ جس طرح مسافر اپنے سفر کے لئے انتہائی قلیل زادِ راہ

ساتھ لے کر چلتا ہے کہ کہیں زیادہ بوجھ اپنے اوپر لا دینے کی صورت میں وہ بوجھ باعثِ تکلیف ثابت نہ ہو، اسی طرح دنیاوی زندگی بھی درحقیقت منزلِ آخرت کی طرف ایک سفر ہی تو ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ اس سفر میں دنیا کی فانی لذتوں اور آسائشوں کا بوجھ اٹھانے کے بجائے بقدرِ ضرورت پر اکتفا کریں اور نیک اعمال زیادہ سے زیادہ بطورِ زادِ راہ اپنے ساتھ لے کر چلیں۔

یقیناً خوش بخت ہیں وہ لوگ جو جنت کی ابدی نعمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرتے ہیں اور اعمالِ صالحہ کی راہ میں آنے والی تمام تر مشقتوں کو برداشت کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق ادا کرتے ہیں، ایسے خوش نصیبوں کو مبارک ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں کثیر انعامات و اکرامات سے نوازتا ہے، ہر مُصِیبت سے ان کی حفاظت فرماتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُوْلِ مُحَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں ایسی باتیں ارشاد نہ فرماؤں جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نفع بخشے؟ حَقُوْقِ اللہ کی حفاظت کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ حَقُوْقِ اللہ کی حفاظت کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ (یعنی تمہارے معاملات میں اس کی مدد شامل حال ہوگی اور تمہارے کام آسان ہونگے (مرقاۃ، ۹/۶۲)) فراخی و خوشحالی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرو وہ سختی و شدت میں تمہیں یاد رکھے گا۔ جب سوال کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کرو اور جب مدد مانگو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو۔ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے اور جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارا مقدر نہیں فرمائی وہ سب لوگ مل کر بھی تمہیں نہیں دے سکتے اور جو شے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارا مقدر فرمادی

ہے اسے سب لوگ مل کر بھی تم سے نہیں روک سکتے۔ لہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے یقین کے ساتھ عمل کرو اور جان لو کہ ناگوار چیز پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی کا کام ہے اور مدد صبر کرنے سے حاصل ہوتی ہے، وسعت و کشادگی تنگی کے ساتھ ہوتی ہے اور ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔" (مسند امام احمد

مسند عبد اللہ بن عباس، ۱/۶۵۹، حدیث: ۲۸۰۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

شیطان سے مقابلہ:

پیروں کے پیر، پیر دشت گیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربّانی، محبوبِ سُبْحانی، پیرِ لائٹانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، الشیخ ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قُدس سرُّہ الرِّبَّانی تحدیثِ نعمت اور اہلِ مَحَبَّت کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں، میں جن دنوں شب و روز جنگل میں رہا کرتا تھا، شیاطین خوفناک شکلوں میں طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر فوج در فوج مجھ پر حملہ آور ہوتے، مجھ پر آگ برساتے، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے ان کے پیچھے دوڑتا تو وہ منتشر ہو کر بھاگ جاتے۔ کبھی شیطان اکیلا آکر مجھے طرح طرح سے ڈراتا، دھمکیاں دیتا اور کہتا یہاں سے چلے جاؤ، میں اُس کو زور دار طمانچہ مار دیتا تو وہ بھاگنے لگتا، پھر میں لَاحَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتا تو وہ جل جاتا۔ (بہجۃ الاسماء معدن الانوار، ص ۱۶۵)

دل پہ کندہ ہو ترانام کہ وہ دُڑ دِرِ جِیم<sup>(۵)</sup>

اُلٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا

(حدائقِ بخشش)

۵... دُھتکارا ہوا چور یعنی مردودِ شیطان۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لاحول شریف کی برکت

معلوم ہوا کہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ“ پڑھنا شیطان کو بھگانے کا بہترین نسخہ ہے، اس لئے جب شیطانی وساوس بندے کو گھیر لیں تو اسے چاہئے کہ فوراً ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ“ پڑھے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان لعین کا منہ کالا ہوگا۔ مفسرِ شہیر حکیمُ اُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْبَنّٰن لکھتے ہیں: صوفیائے کرام رَحْمَتُ اللّٰہِ السَّلَام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح و شام اکیس (21) بار لاحول شریف (یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ) پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسہ شیطانی سے اَمَن میں رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح ج 1 ص 87)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنَا غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَنْہُ کا خوفِ خدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے باوجود وہ بے پناہ خوفِ خدا اور خشیتِ الہی رکھتے ہیں۔ سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بھی بے پناہ خوفِ خدا رکھتے تھے چنانچہ حضرت سَیِّدُنَا شیخ شَرَفُ الدِّیْنِ سَعْدِی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنَا شیخ عبد القادر جیلانی قُدْسِ سَیْمُہُ الثُّوْدَانِی کو حَرَمِ کعبہ میں دیکھا گیا کہ کنکریوں پر سر رکھے بارگاہِ ربِّ العزّت عَزَّوَجَلَّ میں عرض گزار ہیں: ”اے خداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا حقدار ہوں تو بروزِ قیامت مجھے اَندھا اُٹھانا تا کہ نیکو کار لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔“ (گلِ شتانِ سعدی، ص ۵۴ انتشارات عالمگیر ایران)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دِن راتِ یادِ الہی میں مشغول ہونے کے بعد بھی یہ فرما رہے ہیں کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر میں تیری بارگاہ میں سزا کا حقدار ہوں تو روزِ قیامت مجھے اندھا اٹھانا تاکہ اہلِ محشر کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ سکوں۔ یقیناً جنہیں صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہوتا ہے چاہے وہ جتنے بھی نیک اعمال کر لیں مگر اپنی نیکیوں پر بھروسہ کر کے فکرِ آخرت سے غافل نہیں ہوتے اور ہر وقت خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزتے کانپتے رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس دنیاوی زندگی کی رونقوں، مسرتوں، اور رعنائیوں میں کھو کر حسابِ آخرت کے معاملے میں غفلت کا شکار ہو جانا یقیناً نادمی ہے۔ بلاشبہ خوفِ خدا ہماری اخروی نجات کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ عبادت کی بجا آوری اور مَہِیَّات (یعنی ممنوع چیزوں) سے باز رہنے کا عظیم ذریعہ خوفِ خدا ہے۔ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، "رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ" یعنی حکمت کا سر چشمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۷۰، حدیث: ۷۴۲)

ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور گناہوں کے ارتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مقصدِ عظیم میں سرخروئی سے ہمکنار ہونے کے لئے ایک مسلمان کے دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 4 سورہ ال عمران آیت نمبر 175 میں ارشاد فرماتا ہے: وَخَافُونَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنٰیۙنَ۔ تَرْجَمَہ كُنز الایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی خَزَائِنُ الْعُرْفَان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو۔

ایک اور مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ (پ ۴، آل عمران: ۱۰۲)

تَرْجَمَہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا، مگر مسلمان۔  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآن کریم میں خوفِ خدا کی اہمیت بیان کی گئی، اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی جابجا خوفِ خدا کی فضیلت اور اس کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں لہذا خود کو گناہوں سے بچانے اور دل میں خوفِ خدا جگانے کے لئے چند احادیثِ مبارکہ سنئے۔

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، "اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے آگ سے نکالو جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۶۹، حدیث: ۷۴۰)

سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شے سے خوف زدہ کرتا ہے۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۵۳۱، حدیث: ۹۷۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ شریفہ سن کر اے کاش! ہمارے دل پر پڑا غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور امیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ ہمیں صحیح معنوں میں خوفِ خدا بھی نصیب ہو جائے، اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے اور اے کاش! ہم نزع کی سختیوں، موت کی تلخیوں، قبر کی اندھیرویوں اور وحشتوں، میدانِ قیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسشوں کے خوف سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہنے والے بن جائیں۔



زمانے کا ڈر میرے دل سے مٹا کر

تُو کر خوف اپنا عطا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## خوف کے تین درجات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا ایک قلبی کیفیت کا نام ہے اور یہ کیفیت ہر شخص کے دل کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی نے تحقیق کی روشنی میں خوف کے تین درجات بیان فرماتے ہیں:

(1) ضعیف (یعنی کمزور)، یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ

کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو مثلاً جہنم کی سزاؤں کے حالات سن کر محض جُھر جُھری لے کر رہ جانا اور پھر سے غفلت و معصیت میں گرفتار ہو جانا۔

(2) مُعتَدِل (یعنی متوسط)، یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر

آمادہ کرنے کی قوت رکھتا ہو مثلاً عذابِ آخرت کی وعیدوں کو سن کر ان سے بچنے کے لئے عملی کوشش کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ سے امیدِ رحمت بھی رکھنا۔

(3) قوی (یعنی مضبوط)، یہ وہ خوف ہے، جو انسان کو ناامیدی، بے ہوشی اور بیماری وغیرہ میں مبتلا

کر دے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے عذاب وغیرہ کا سن کر اپنی مغفرت سے ناامید ہو جانا۔

یہ بھی یاد رہے کہ ان سب میں بہتر درجہ "معتدل" ہے کیونکہ خوف ایک ایسے تازیانے کی مثل ہے جو کسی جانور کو تیز چلانے کے لئے مارا جاتا ہے، لہذا! اگر اس تازیانے کی ضرب اتنی "ضعیف" ہو کہ جانور

کی رفتار میں ڈرہ بھر بھی اضافہ نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں، اور اگر یہ ضرب اتنی "قوی" ہو کہ جانور اس کی تاب نہ لاسکے اور اتنا زخمی ہو جائے کہ اس کے لئے چلنا ہی ممکن نہ رہے تو یہ بھی نفع بخش نہیں، اور اگر یہ "معتدل" ہو کہ جانور کی رفتار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو جائے اور وہ زخمی بھی نہ ہو تو یہ ضرب بے حد مفید ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجائی، بیان درجات الخوف واختلافہ۔۔۔۔۔ الخ، ۴ / ۱۹۲، ماخوذاً)

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا مغلوب شہا! نفس بدکار نہیں ہوتا  
اے رب کے حبیب آوازے میرے طبیب آؤ اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا  
گو لاکھ کروں کوشش اصلاح نہیں ہوتی پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا  
(وسائل بخشش، ص ۲۳۴)

### بیان کا خلاصہ:

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آج ہم نے سب سے پہلے یہ سنا کہ حضرت سیدنا غوث اعظم جیلانی قدس سرہ اللہ عنہ اتنی دلجمعی سے نماز ادا فرماتے تھے کہ ایک جن نے سانپ کا روپ دھار کر آپ کی نماز میں خلل ڈالنا چاہا مگر آپ کے پایہ استقلال میں ذرا بھی فرق نہ آیا جس سے متاثر ہو کر اس جن نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کر لی، اس کے بعد ہم نے سنا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور پندرہ سال تک ہر رات میں قرآن پاک ختم کرتے تھے، یہ بھی سنا کہ حضور پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عراق کے بیابانوں میں پندرہ سال ریاضت اور مجاہدے کے دوران بہت ساری مشکلات اور مصائب کا سامنا کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ راہ خدا میں مشکلیں آتی ہیں جو کہ درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہیں، اس کے بعد یہ بھی سنا کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت ہی کم کھانا

کھاتے، کھانے سے مقصود لذت نہیں بلکہ عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیت ہو۔ ہم نے یہ بھی جانا کہ جب غافل، نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں، اُس وقت خدا سے محبت رکھنے والے قیام، رکوع اور سجود کے ذریعے اپنے رب عزوجل کو راضی کرتے اور اس کا قرب حاصل کرتے ہیں، جیسا کہ حضور سیدی غوثِ پاک کا حال تھا، اس کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق سنا اور ضمناً خوفِ خدا کے بارے میں قرآنِ پاک کی آیات اور احادیثِ مبارکہ بھی سنیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیک لوگوں جیسی صفات پیدا ہو جائیں گی۔

### مجلسِ مدنی انعامات کا تعارف:

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہشات کے عین مطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے کے لیے، مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مجلسِ مدنی انعامات کا قیام عمل میں آیا۔ چنانچہ،

مجلسِ مدنی انعامات کے تمام ذمہ داران کو تاکید کی جاتی ہے کہ ذیلی حلقہ، حلقہ، علاقہ، ڈویژن اور کابینہ سطح کے تمام ذمہ داران و دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ ذیلی حلقوں کا جدول بنائیں۔ اسلامی بھائیوں

کے پاس جا جا کر انفرادی کوشش کر کے مدنی انعامات کا رسالہ پیش کرتے ہوئے، اس پر عمل کرنے کا ذہن بنائیں، فکرِ مدینہ کرنے کا طریقہ سمجھائیں، تیار ہو جانے والوں کے نام لکھیں، ذیلی ذمہ دار کے پاس ذیلی، حلقہ ذمہ دار کے پاس حلقہ اور علاقہ / شہر ذمہ دار کے پاس علاقہ / شہر کے (ذمہ داران و اہل محبت) اسلامی بھائیوں کی فہرست موجود ہو، یہ تمام ذمہ داران، ان اسلامی بھائیوں سے رابطہ رکھیں پھر انہیں فکرِ مدینہ کرنے کی یاد دہانی بھی کرواتے رہیں۔

آئیے ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اسکی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے**  
کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ ہمارے اسلاف کرام رَحْمَتُ اللہِ السَّلام بھی نہ صرف خود فکرِ آخرت میں اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذہن دیا کرتے جیسا کہ امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیدُنا عُمَرُ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اے لوگو! اپنے اعمال کا حساب کر لو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۵۶) شیخ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں فکرِ آخرت کا ذہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل مدنی انعامات بَصُوْرَتِ سُوالات عطا فرمائے

ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامعات کے طلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، اور مدرسۃ المدینہ کے مدنی مُتّوں کے لئے 40 مدنی انعامات ہیں، اسی طرح خُصّوصی یعنی گونگے بہرے اور نایبنا اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مدنی انعامات مُرتّب فرمائے ہیں۔ مدنی انعامات کے رسائل مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ طلب کیے جاسکتے ہیں، ان کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ ذرا اہل خود احتسابی کا ایک جامع نظام ہے جس کو اپنالینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ عزّوجلّ کے فضل و کرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ آئیے مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

### مدنی انعامات کے رسالے کی برکت

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مدنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مدنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نماز باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی  
یا الہی! خوب بر سار حمتوں کی تُو جھڑی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتی

اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مُصطفیٰ جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۷۵۱ ادار الکتب العلمیہ بیروت)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے

رسالے ”101 مدنی پھول“ سے سلام سے مُتعلّق چند مدنی پھول سنّتے ہیں:

مدنی پھول:

(1) مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے (2) مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت

حصہ 16 صفحہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: ”سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو

سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی

چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں“ (3) دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے

کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سلام میں پہل کرنا سنّت

ہے (5) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے (6) سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بھی

بری ہے۔ جیسا کہ میرے کئی مدنی آقا بیٹھے بیٹھے مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے

سلام کہنے والا تکبر سے بری ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۴۳۳) (7) سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) (8) السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَ رَحْمَةُ اللَّهِ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکَاتُہ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جَنَّتُ الْمَقَامِ اور دَوَّرْتُ الْحَرَامِ کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَنْ چلے تو مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَ رَحْمَةُ اللَّهِ ملا نا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہ، شامل کرنا اور اس پر زیادت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ کہے۔ اور اگر اُس نے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُہ کہے اور اگر اس نے وَبَرَکَاتُہ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زیادت نہیں۔ وَاللَّهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (9) اسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَکَاتُہ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جواب سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرما لیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَس۔ سلا۔ مُ۔ عَلے۔ کُم) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ (و۔ ع۔ لَک۔ مُس۔ سلام)۔

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتب بہارِ شریعت حصہ 16

(12 صفحہ) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیہٴ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو      لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!      صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 درودِ پاک

شبِ جمعہ کا درود: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِیِّ

الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گاموت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْعَلُ الصَّلٰوٰتِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۰۱ ملخصاً)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ابیناص ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ درودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۷۷)



(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللَّهُ عَنْنَا مُحَبَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَادِج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَٰةً دَآئِمَةً مَّرِيْدًا مِّلْكِ اللّٰهِ

حضرت احمد صاوِي عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۳۹)

(6) قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی كَہ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ